[redacted]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وفاق المدارس...... چند اُمور کی وضاحت

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب

(۱)......الحمدللہ ''وفاق المدارس'' پاکستان میں دینی مدارس کے تعلیمی امور کا ایک ایسا مشترکہ پلیٹ فارم ہے جس میں ملک بھر کے مدارس کو اپنے نصاب ونظام تعلیم اور دیگر تعلیمی مسائل میں ہم آہنگی اور یکسانیت حاصل ہے، پاکستان کے مخلص اکابر علماء نے اس کی بنیاد رکھی تھی اور آج وہ اپنی ترقی کے زریں دور سے گزر رہا ہے، وفاق المدارس چونکہ ایک خالص تعلیمی امور سے وابستہ ادارہ ہے۔اس لئے اسے شروع ہی سے اس کے دستور کے مطابق سیاسی اور تنظیمی مقاصد سے الگ کر کے رکھا گیا ہے اور یہی اس کی کامیابی کا راز ہے، ملک بھر کے تقریباً تمام فعال دینی اداروں کو اس کی مجلس عاملہ میں نمائندگی حاصل ہے اور مجلس عاملہ کے ممتاز علماء کرام کی رائے اور مشورے ہی سے اس کے امور طے کئے جاتے ہیں، اس کی مجلس شوریٰ کا دائرہ مزید وسیع ہے، وفاق سے ملحق درجہ عالیہ تک کے تمام مدارس اس کی مجلس شوریٰ کے رکن ہیں اور تمام اہم فیصلے اس کی منظوری کے بعد نافذ کئے جاتے ہیں۔

وفاق المدارس چونکہ ایک آزاد خود مختار تعلیمی بورڈ ہے، اس لئے اس کی پالیسی حکومت کے ساتھ خوامخواہ تصادم کی رہی ہے اور نہ ہی مدارس کی حریت وآزادی کے سلسلے میں سرکاری دباؤ قبول کرنے کی رہی ہے، وقت کے حکمرانوں نے جب بھی بیرونی آقاؤں کے دباؤ میں آکر مدارس کے معاملات میں مداخلت کی کوشش کی، وفاق المدارس نے اسے یکسر مسترد کر دیا اور الحمدللہ اس کشمکش میں اب تک فتح وفاق المدارس ہی کو رہی ہے۔

جہاں تک تعلق ہے دینی مدارس کے نصاب تعلیم کا، تو یہ سب کو معلوم ہے کہ بنیادی طور پر ''درس نظامی'' ہی ہمارے نصاب کا حصہ ہے جس کی ابتدا درجہ اولیٰ (ثانویہ عامہ سال اول سے) ہوتی ہے، اس میں علمائے کرام کے باہمی مشورے سے چند جزوی تبدیلیاں تو کی گئی ہیں، بسا اوقات ایک آدھ کتاب بڑھا دی، یا کم کر دی جاتی ہے اور اس قسم کی ضروری تبدیلی بھی طویل مشاورت اور غور وفکر کے بعد کی جاتی ہے، مجلس عاملہ ''نصاب کمیٹی'' منتخب کرتی ہے، وہ نصابی کتاب سے متعلق سفارشات مرتب کرتی ہے، ان سفارشات کی روشنی میں فیصلہ کیا جاتا ہے لیکن اس

میں اس طرح کی بڑی تبدیلی نہیں کی گئی جس سے بنیادی ڈھانچہ متاثر ہو۔

البتہ درجہ اولیٰ سے پہلے کا مرحلہ تعلیم جو ''متوسطہ'' کہلاتا ہے، اس کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ طالب علم کے اندر ''درس نظامی'' پڑھنے اور سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے، دارالعلوم دیو بند کے اندر، ایک زمانے میں یہ ابتدائی مرحلہ پانچ سال پر مشتمل ہوتا تھا اور اس میں اردو، فارسی، ریاضی اور ضروری فقہی مسائل پر مشتمل کتابیں پڑھائی جاتی تھیں، اس مرحلے سے فارغ ہونے والا طالب علم اگر درس نظامی نہ بھی پڑھتا تب بھی وہ دینی اور دنیوی علوم کے ابتدائی اور بنیادی امور سے واقف ہوتا، وفاق المدارس میں، یہ مرحلہ تعلیم تین سال پر مشتمل ہے، لیکن اس میں آنے کے لئے یہ شرط ہے کہ طالب علم میں پانچویں جماعت تک کی تعلیمی استعداد ہو اور وہ قرآن مجید حفظ یا ناظرہ پڑھا ہوا ہو، ان تین سالوں میں عصری تعلیم کے مضامین (اردو، انگلش، ریاضی، سائنس، مطالعہ پاکستان) کے ساتھ ساتھ فارسی کی چند کتابیں بھی پڑھائی جاتی ہیں۔اس مرحلے کے آخری سال کا امتحان وفاق المدارس کے تحت ہوتا ہے۔

اس کے بعد ثانویہ عامہ سال اول میں یعنی درجہ اولیٰ میں داخلہ لینے کے لئے متوسطہ یا مڈل کی سرٹیفکیٹ کی شرط تھی لیکن مڈل کا امتحان چونکہ بورڈ میں نہیں ہوتا اور عام اسکولوں سے اس کا سرٹیفکیٹ با آسانی بن جاتا ہے اس لئے ۱۴۲۹ سے مڈل کی بجائے میٹرک کی سند کی شرط عائد کی گئی ہے، اور اس کا مقصد یہ ہے کہ درجہ اولیٰ میں داخلہ لینے والے طالب علم کی تعلیمی صلاحیت نسبتاً بہتر ہو۔

بعض حضرات کو اس شرط سے یہ غلط فہمی ہو گئی ہے کہ مدارس کے نصاب میں جدت لائی جارہی ہے، حالانکہ یہ جدت نہیں بلکہ ''درس نظامی'' شروع کرنے سے پہلے ابتدائی مرحلہ تعلیم کے معیار کو بہتر کرنے کی غرض سے فیصلہ کیا گیا کہ یا اس کے پاس متوسطہ کی سند ہو یا میٹرک کی!

یہاں اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے کہ جہاں خوامخواہ نصاب میں تبدیلی کرنا نقصان دہ ثابت ہوتا ہے، وہاں عصری ضرورتوں کی بناء پر بعض جزوی تبدیلیوں سے صرف نظر کرنا بھی مفید ثابت نہیں ہوتا، صالح اور مثبت جزوی تبدیلیوں کی افادیت اور ضرورت سے انکار نہیں کیا جا سکتا البتہ اس کے لئے شرط یہ ہے کہ نصاب تعلیم کا بنیادی ڈھانچہ متاثر نہ ہو اور مخلص اور ماہر علماء کے باہمی مشورے سے یہ تبدیلی ہو۔

مثلاً انگریزی زبان کی بہر حال ایک گونہ اہمیت وضرورت ہے، اسے اگر درجہ متوسطہ کے نصاب میں شامل کیا جائے جیسا کہ وفاق المدارس نے کیا ہے تو اس کو نقصان دہ قرار نہیں دیا جا سکتا، ہمارے ہاں یونانی منطق وفلسفہ ایک خاص مقصد کے لئے داخل نصاب ہیں، حالانکہ ان کا براہ راست، اسلامی علوم سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ منطق وفلسفہ کی تعلیم کو نقصان دہ سمجھتے تھے، چنانچہ حضرت اپنے ایک خط میں

لکھتے ہیں:

''اس حقیر کا خیال ہر روز یہ ہے کہ فلسفہ محض بیکار ہے، اس سے کوئی نفع معتد بہ حاصل نہیں، سوائے اس کے کہ دو چار سال ضائع ہوں اور آدمی خر دماغ، غبی دینیات سے ہو جاوے، فہم کج وکور فہم شرعیات سے ہو جاوے اور کلمات کفریہ زبان سے نکل کر ظلمات فلاسفہ میں قلب کو کدورت ہو جاوے، لہٰذا اس فن خبیث کو مدرسہ سے اخراج کر دیا تھا، چنانچہ ایک سال سے اس کی پڑھائی مدرسہ دیوبند سے موقوف کر دی گئی ہے......'' (مکاتب رشیدیہ:۲٦)

لیکن دوسرے اکابر اس کی تعلیم کو ایک حد تک مفید خیال کرتے تھے، اس لئے منطق وفلسفہ کی کتابیں داخل نصاب رہیں! اور اب تک ہیں۔

(۲)......ملک کے اندر ہزاروں کی تعداد میں ''مدارس بنات'' ہیں اور ماشاء اللہ ان کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے، اب تک ان کا ''چار سالہ عالمہ کورس'' رائج تھا، لیکن اس نصاب میں بعض حوالوں سے سقم پایا جاتا ہے جسے دور کرنے کے لئے کافی عرصے سے علمائے کرام کی مشاورت جاری تھی۔

چار سالہ یہ نصاب پڑھنے سے وہ پختہ علمی استعداد حاصل نہیں ہو پاتی جو کسی عالمہ میں ہونی چاہیے، یہی وجہ ہے کہ ''مدارس بنات'' میں بڑی اور فنون کی مغلق کتابوں کی تدریس کے لئے عموماً کسی عالم مرد کا انتخاب کیا جاتا ہے اور اکثر ''معلمات'' اس کے لئے تیار نہیں ہوتی ہیں، اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ ''مدارس بنات'' میں ''عالمہ کورس'' کے لئے بعینہ وہی نصاب رکھا جائے جو ''مدارس بنین'' میں رائج ہے اور جو اپنے پڑھنے والے میں مضبوط علمی استعداد پیدا کرنے کا ضامن ہے، اس طرح ''مدارس بنات'' کی وہ تمام شکایات دور ہو جائیں گی جو علمی استعداد کی کمی کی بناء پر معلمات سے رہی ہیں۔

البتہ بعض طالبات اور بچیوں کے پاس حصول علم کے لئے آٹھ سال کی طویل مدت نہیں ہوتی اور خانگی اور دوسرے امور زندگی کی وجہ سے وہ چار سال تو دے سکتی ہیں لیکن آٹھ سال کی گنجائش ان کے ہاں نہیں ہوتی! ان کے لئے اس کے متبادل کے طور پر ''دراسات دینیہ'' کا تین سالہ جامع کورس مرتب کیا گیا ہے، جو ملک بھر میں کئی مدارس نے شروع کیا ہے، اس میں پورے قرآن کریم کا ترجمہ، احادیث کا منتخب حصہ، فقہی مسائل پر مشتمل چند کتب اور عربی زبان کے بنیادی قواعد نحو وصرف کی کتابیں رکھی گئی ہیں، اگر کوئی طالبہ اپنے حالات اور مصروفیات کی وجہ سے ''عالمہ کورس'' نہیں کر سکتی تو وہ ''دراسات دینیہ'' کا یہ مختصر کورس با آسانی کر سکتی ہے۔ اس سے زندگی کو شرعی اور اسلامی احکام کے مطابق گزارنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔

جہاں تک تعلق ہے با قاعدہ عالمہ بننے کا تو ظاہر ہے علم قربانی مانگتا ہے، اگر کوئی حصولِ علم کے لئے اپنی زندگی کے آٹھ سال وقف نہیں کرسکتی تو عالمہ کورس کرنا فرض وواجب تو ہے نہیں، یہ مختصر نصاب پڑھ لے۔

بعض حضرات کا خیال ہے کہ اس فیصلے سے ''مدارس بنات'' کی طرف رجوع کم ہوجائے گا، لیکن ہمارا خیال ہے کہ مذکورہ دونوں نصاب اگر جاری کردیئے جائیں تو انشاء اللہ رجوع کم ہونے کی بجائے بڑھے گا اور ''مدارس بنات'' کی افادیت میں بھی اضافہ ہوگا۔ اس پر بھی نظر رہے کہ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں طالبات کی کتنی بڑی تعداد دنیوی علوم میں مہارت پیدا کرنے کے لئے تعلیم حاصل کرتی ہے، ان میں بڑی تعداد M.A کرتی ہیں اور اس کے بعد تخصصات میں داخلہ لینے والی طالبات کی تعداد بھی طلباء سے کم نہیں ہوتی۔ میڈیکل، انجینئرنگ، معاشیات، اقتصادیات وغیرہ ہر شعبہ کا یہی حال ہے تو پھر دینی علوم میں اعلیٰ قابلیت حاصل کرنے پر قدغن کیونکر مناسب ہوگی۔

(۳)...... مدارس بنات سے متعلق ایک گزارش یہ کرنی ہے جیسا کہ واضح مسئلہ ہے کہ خواتین کے لئے ماہانہ بیماری کے دوران قرآن کریم کی تلاوت جائز نہیں، اسی طرح معلّمہ کے لئے ایک سانس کے اندر پوری آیت یا دوکلموں پر مشتمل آدھی آیت کی تعلیم جائز نہیں، البتہ ایک ایک کلمہ کرکے تعلیم دینے کی گنجائش ہے، قرآن کریم کی حرفاً حرفاً ہجی کرنا بلا کراہت جائز ہے لیکن تسلسل کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت حرام ہے، ہمیں بتایا گیا ہے کہ بعض مدارس میں معلمات اور طالبات اس زمانے میں احتیاط نہیں کرتیں یہ انتہائی ضروری ہے کہ اربابِ مدارس اس کا اہتمام کریں اور معلمات و طالبات کو بتائیں اور پابند کریں کہ یہ کوتاہی اللہ کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے، بعض طالبات امتحان اس حالت میں دے دیتی ہیں حالانکہ امتحان کے لئے کم از کم پندرہ دن تو ہوتے ہیں تو امتحان کو مقدم یا مؤخر کرکے پاکی کے زمانے میں دیا جائے۔

علاوہ ازیں عموماً حیض، استحاضہ اور نفاس کے مسائل سے مردوں، عورتوں میں ناواقفیت عام ہے، روز مرہ کی زندگی میں ان کو جاننے کی اشد ضرورت ہے، حج وعمرہ کے احکام سے بھی ان کا تعلق ہے، مرد ناواقف ہو تو وہ بیوی کو کیا بتائے گا، بیوی ناواقف ہو تو وہ عمل کیسے کرے گی۔ مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب دام فضلہم نے ایک رسالے میں ان مسائل کو سبق وار مرتب کیا ہے، ہماری پرزور درخواست ہے کہ علماء اور معلمات ضرور اس کا مطالعہ فرمائیں اور مدارس بنات میں یہ رسالہ طالبات کو سبقاً سبقاً پڑھایا جائے تاکہ خواتین کو ان مخصوص مسائل سے آگاہی حاصل ہو (☆)۔

(☆) یہ رسالہ اس پتے سے مل سکتا ہے: جامعہ خلفائے راشدین، مدنی کالونی، گریکس ماری پور، ہاکس بے روڈ، کراچی۔